

پر سے خزاں کے تمام اثرات دھل جاتے ہیں۔ امردگی تازگی سے بدل جاتی ہے، برہنہ شاخوں میں شگوفے نکل آتے ہیں۔ پتوں کی شادابی دلا دینا بن جاتی ہے۔ ہر طرف سبزہ اگ آتا ہے۔ گویا ایک ایک شے شگفتگی و شادمانی کا پیکر بن جاتی ہے اور چمن کی سیر زیادہ پر لطف ہو جاتی ہے۔ بالکل ہی کیفیت محبوب کی جدائی کے غم میں مرجانے سے عاشق کی ہوتی ہے۔

یہاں بھی پس منظر میں شاعر کا وہی تصور کار فرما ہے، جس کا ذکر پہلے آچکا ہے، یعنی جزو کا مٹ کر کل میں شامل ہو جانا اور ہر وجود کا اپنے مجد اسے جاملنا۔ یہاں فنا ہو جانا حقیقت میں محبوب سے مل جانا ہے، اسی لیے اس واقعے کو ابر بہار کا برس کر کھل جانا قرار دیا۔

یہ بھی ممکن ہے کہ شاعر نے معاملہ صرف تشبیہ تک محدود رکھا ہو، یعنی غمِ فرقت میں روتے روتے مرجانا میرے نزدیک ایسا ہی ہے، جیسے ابر بہار برسے اور برس کر کھل جائے۔ یہ تشبیہ تام ہے، یعنی رونا اور فنا ہو جانا، جیسے بادل برس کر ختم ہو جاتا ہے۔ گویا عاشق کے نزدیک محبوب کے فراق میں روتے روتے مرجانا کوئی ایسا مرحلہ نہیں کہ اس کے لیے مشکل یا تشویش انگیز ہو۔

۸۔ لغات - نکرت : خوشبو۔

جولان : دوڑ تیز رفتاری

تشریح :- اگر بھول کی خوشبو کو تیرے کوچے میں پہنچنے اور تجھ سے فیض

حاصل کرنے کی ہوس نہیں تو کیا وجہ ہے کہ وہ صبا کی دوڑ اور تیزی رفتار کے راستے کی گرد بنی ہوئی ہے؟ یعنی صبا میں کمالِ خاکساری کے ساتھ شامل ہو کر ادھر ادھر حکیر لگا رہی ہے۔ یقیناً اس کی آرزو یہی ہے کہ اے محبوب! تجھ تک پہنچے اور تیرے گیسوے معبر سے فیض حاصل کر کے اور معطر ہو جائے۔

۹۔ لغات - اعجاز : لفظی معنی، دوسرے کو عاجز کرنا۔ معجزہ۔ کرشمہ۔